خانقاہ عالیہ شمشیریہ کی ایک جھلک

درگاہ: حضرت مولانا شمیم الدین ترک

لقب: شمشیر علی قادری چشتی فریدی ترک بیابانی

درگاہ شریف: ویلکم دہلی

تاریخ ولادت: ۵۸۰ھ

تاریخ وصال: ۶۹۳ء

آپ کے والد کا نام: حضرت صلاح الدین

آپ کی والدہ کا نام: ماہرہ بی

آپ کے پیرو مرشد کا نام: حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا عرس ۱۳، ۱۴، ۱۵ جمادی الاول کو منایا جاتا ہے۔

آپ نے ۱۲ سال کی عمر میں کلام پاک حفظ کرلیا باقی دینی تعلیم بھی اپنے والد سے ہی حاصل کیے۔ ۲۰ سال کی عمر میں آپ نے اپنے والد والدہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کی اور اس کے بعد آپ نے اپنے والد سے کچھ واقعات پیش کیے۔ آپ کے والد نے فرمایا شمیم الدین آپ بزرگان دین کی صحبت وخدمت میں رہیں اور بزرگوں سے کچھ سیکھیں، آپ کئی بزرگوں کی صحبت میں رہے، تمام بزرگوں نے آپ کے حق میں دعا فرمائی، اسی مقام پر آپ کو خلافت سے نوازا گیا۔

۲۵ سال کی عمر میں جب آپ نے پیرو مرشد سے ملنے پاک پٹن پہنچے اوران سے اجازت چاہی کہ میں کچھ وقت اپنے والد والدہ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ کے پیرو مرشد نے آپ کو ترکستان جانے کی اجازت دی اور فرمایا آپ کی ہماری ملاقات جلدی ہوگی۔ آپ اپنے گھر پہنچے تو دیکھا کہ آپ کی والدہ کی حالت زیادہ خراب ہے۔ ایک سال تک آپ اپنے والدہ کی خدمت کرتے رہے اس کے بعد آپ کی والدہ کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ پھر آپ اپنے والد سے اجازت لے کر اپنے پیرومرشد سے ملے، اس کے بعد آپ بخارہ سے اپنے پیرومرشد کے ساتھ دہلی تشریف لائے اور حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابا صاحب نے اپنے پیرومرشد سے ملوایا۔ بابا صاحب کے پیرومرشد نے فرمایا۔ بابا فرید آپ نے اپنے مرید مولانا شمیم الدین کو کوئی چلایا کرایا، بابا نے کہا سرکار میری نظر میں کوئی مناسب مقام نظر نہیں آیا۔ آپ خود ہی کسی مقام کے بارے میں بتائیں۔ حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ بابا

فرید کو حکم دیا کہ آپ اپنے مرید مولانا شمیم الدین کو پورب کی جانب جمنا پار جنگلات، بیابان جگہ پر لے جائیں، وہیں چلا کشی کروائیں، آپ نے یہ حکم سن کر فوراً اپنے پیرومرشد بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لی۔ حضرت بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حق میں دعا کی اور آپ کو روانہ کیا۔ جمنا پار آنے کے بعد بابا فرید الدین نے اپنے مرید مولانا شمیم الدین کو چلا کرنے کا حکم دیا جہاں آپ کا مزار مبارک ہے، آپ کی ہدایت پر چلا کشی کی اور وہیں اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

خانقاہ عالیہ شمشیریہ کی ایک جھلک

درگاہ: حضرت شمیم الدین قادری چشتی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ
لقب: شمشیر علی قادری چشتی فریدی ترک بیابانی

آپ اپنی خانقاہ میں اپنے خلفاء اور مریدوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے۔ اس شخص نے کہا سرکار راستے میں سامنے کچھ ڈاکو کھڑے ہیں اور ہمارے ساتھ پوری بارات ہے وہ ہمیں لوٹنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنی کاندھے سے رمال اتار کر اس شخص کو دے دیا کہا اس کو ہلاتے ہوئے چلے جانا۔ ڈاکو آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اس شخص نے آپ کے کہنے کے مطابق ایسا ہی کیا اور ڈاکو اندھے ہو گئے اور پوری بارات صحیح وسلامت چلی گئی۔ جمنا پار میں آپ کے خلفاء جگہ جگہ آرام فرما ہیں۔ دہلی سے باہر بھی آپ کے کچھ خلفاء کی تعداد موجود ہے۔

خانقاہ عالیہ شمشیریہ کی ایک جھلک

درگاہ: حضرت شمیم الدین قادری چشتی فریدی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

لقب: شمشیر علی قادری چشتی فریدی ترک بیابانی

واقعہ

تقریباً ۱۹۹۰ء یا ۱۹۹۱ء کا واقعہ ہے جب کچھ سرکاری آفیسر پولیس کے ساتھ مزار مبارک کو ہٹانے کے لیے پہنچے۔ مزار کے خادم صوفی محمد حنیف میاں اپنی درگاہ کمیٹی کو اکٹھا کرنے میں لگے تھے۔ کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں آیا۔ آپ کی والدہ اور شریک حیات، صاحبزادہ صوفی محمد نسیم میاں، سرکاری آفیسر اور پولیس جب مزار کے توڑنے کے لیے آگے بڑھے تو آپ کی والدہ اور شریک حیات و صوفی نسیم میاں سے سرکاری آفیسر و پولیس بدسلوکی کرنے لگی۔ اسی بیچ کافی بھیڑ اکٹھا ہوگئی۔ خادم کی فیملی نے پولیس کو روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں رکی۔ بلڈوزر ان کے ساتھ تھے، بلڈوزر لے کر آگے بڑھے اور آپ کی فیملی نے ان پر پتھراؤ کیا پھر بھی نہیں مانے اور خادم کے گھر کے لوگوں کی ہمت ٹوٹ گئی۔ پھر مجبوراً پورے گھر نے مل کر ایک ساتھ آستانے مبارک پر جا کر دعائیں کیں، دعا کرتے وقت ایک پولیس آفیسر نے اپنے پیر سے دیوار گرانے کی کوشش کی پھر سرکار کی رحمت جوش میں آئی، ہزاروں لوگوں کی بھیڑ اکٹھی ہوگئی، اس میں سبھی دھرم کے لوگ تھے، پولیس والوں نے جیسے ہی دیوار پر پیر مارا، اسی وقت پولیس والے کا پیر ٹوٹا اور کافی دوری پر جا گرا اور اس کے بعد بلڈوزر چلایا گیا اور پولیس بھی آگے بڑھی جیسے ہی بلڈوزر مزار کے قریب پہنچا بلڈوزر میں بیٹھا ڈرائیور باہر نکل کے گر گیا اس کو کافی چوٹ آئی۔ کچھ آفیسروں کو بھی چوٹ آئی، بھیڑ نے سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اسی بھیڑ نے سب سرکاری آفیسر اور پولیس کو سمجھایا اور پھر پولیس آفیسر اپنی غلطی تسلیم کرنے لگے پھر بابا کے آستانے پر ماتھا ٹیک کے معافی مانگی اور چلے گئے۔ پھر خادم صاحب بڑی اداسی کے ساتھ واپس آئے تو دیکھا سب کچھ صحیح ہے، پوری فیملی درگاہ شریف پر دعا کر رہی ہے۔

خانقاہ عالیہ شمشیریہ کی ایک جھلک

درگاہ

حضرت سیدنا مولانا شمیم الدین (ترک)
لقب: شمشیر علی قادری چشتی فریدی، ترک بیابانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) پہلے خادم: پیر طریقت خواجہ صوفی عبدالمجید میاں رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی شمشیری، آپ نے صاحب مزار کی خدمت ۲۷ رسال کی ہے۔ آپ سالانہ چند لوگوں کے ساتھ اس سنسان علاقے میں آتے تھے اور چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو عرس مبارک کی رسم ادا کرتے اور چلے جاتے۔ بیچ بیچ میں بھی آتے رہتے، اسی دوران آپ نے دہلی میں رہنا شروع کیا اور کافی لوگ آپ کے ساتھ مزار پر آنے لگے۔

(۲) خادم صاحبزادہ پیر طریقت خواجہ صوفی عبدالعزیز میاں رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی شمشیری۔ آپ کا دہلی میں جنم ہوا، آپ جنم سے ہی فقیرانہ صوفی انداز تھا۔ اور ساری عمر شادی نہ کر کے صاحب مزار کی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ سلسلۂ چشتیہ میں اجمیر سے مرید تھے، اجمیر شریف میں ہی آپ کو خلافت ملی۔ آپ نے ۳۵ سال صاحب مزار کی خدمت کی۔ آپ جمنا پار خاص صوفی میں تھے، سارے صوفیائے کرام اور عام لوگ آپ کی کافی عزت کیا کرتے تھے۔

(۳) خادم صوفی پیر طریقت خواجہ حنیف میاں قادری چشتی شمشیری عزیزی۔ آپ صوفی عبدالعزیز میاں رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ صوفی عبدالعزیز میاں نے صوفی محمد حنیف میاں کو خلافت سے نوازا اور گدی پر بٹھایا۔ صوفی حنیف میاں کو بھی ۳۵ سال صاحب مزار کی خدمت کرتے ہو چکے ہیں۔

(۴) پیرزادہ گدی نشین صوفی محمد حنیف میاں کے صاحبزادے خادم صوفی محمد نسیم میاں قادری چشتی فریدی شمشیری کی طرف سے عرس میں کافی انتظام کیا جاتا ہے۔ کئی چادر آپ کی سرپرستی میں آتی ہے۔ ہر مہینے غریب نواز کی چھٹی منائی جاتی ہے۔ رمضان کے مہینے میں روزہ افطار بھی کرایا جاتا ہے۔

صاحب مزار کے کرامات اور فیضان کو دیکھتے ہوئے ہر دھرم کے لوگ جس میں زیادہ تر غیر مسلم، پرانا سلم پور کے گوجر لوگ ہر سال ہولی دیوالی پر خاص طور سے درگاہ شریف پر زیادرت کرنے کے لیے پہنچتے ہیں اور یہ سارے لوگ صاحب مزار سے کافی عقیدت رکھتے ہیں۔